

فیملی ایڈوینچر کے لیے تدریسی محرکات



56_ بالغ افراد تعلقات کی کوالٹی کا تعین کرتے ہیں

بالغ افراد اور بچوں کے تعلقات میں آج بھی دوہرا معیار موجود ہے: اگر تعلق داری اچھی ہے تو بالغ افراد اسے خود سے منسوب کر لیتے ہیں۔ اگر تعلق داری/رشتہ خراب ہو تو بچہ مشکل میں ہوتا ہے! کیا ایسا ہے؟ نہیں! پہلا جملہ درست ہے، لیکن دوسرا جملہ حقیقتاً درست نہیں۔ جب بچوں کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے، تو یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ کسی رشتے میں کچھ غلط ہے جو ان کے لیے اہم ہے یا وہ جس مشکل میں گرفتار ہیں۔ بچے ابھی تک یہ نہیں کہہ سکتے ہیں: "ارے بابا، ہمارے درمیان کچھ گڑبڑ چل رہی ہے، تو آئیں اس پر بات کرتے ہیں۔" اگرچہ بچے، بڑے افراد کے ساتھ تعلقات کو متاثر کر سکتے ہیں، لیکن وہ تعلقات کے معیار کا تعین نہیں کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں بچے کچھ کہہ سکتے ہیں کہ رات کے کھانے میں کیا کھایا جائے، لیکن وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں کہ ٹیبل پر بیٹھے لوگوں کا کیا موڈ ہے۔ بالغ افراد، گھر میں اور اسکول میں بھی، تعلقات کے معیار کے نئیں ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ اس تعلق داری میں ان کی طاقت موجود ہوتی ہے۔ ایک کمپنی میں بھی، باس اپنے ملازمین کے ساتھ برتاؤ کے طریقے سے اپنے لہجے کا تعین کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس طاقت ہوتی ہے اور اس طرح سے کمیونٹی میں آداب، مزاج کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تنازعات سے کس طرح نمٹا جاتا ہے؟

جب بچے ظالم بن جاتے ہیں اور ہر فرد کو ان کی منشا پر چلنا پڑتا ہے، تو ایسا لگتا ہے جیسے خاندان ایک جہاز پر سوار ہے اور والدین نے اس کی باگ دوڑ بچوں کے سپرد کر دی ہے۔ یہیں پر سب کچھ غلط ہو جاتا ہے۔ خاندان میں لہجہ کیسا ہے، یہاں تنازعات اور مختلف خیالات و نظریات سے کیسے نمٹا جاتا ہے، غلطیوں پر رد عمل کیسے ظاہر کیا جاتا ہے، خاندان کے انفرادی لوگوں کی حدود اور ضروریات کا کیسے احترام کیا جاتا ہے، یہ بالغ افراد کی ذمہ داری ہے، کیونکہ خاندان میں ان کا کردار قیادت کرنا ہوتا ہے۔ اسکول میں بھی ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے۔ خاندان اور اسکول میں لہجے کا تعین بالغ افراد کرتے ہیں۔ اس وقت بھی جب بچہ بالغ کے سامنے غصے سے لال پھلا ہو۔ بالغ فرد تعین کرتا ہے کہ وہ بچے کے سامنے کیسا ردعمل ظاہر کرے گا۔ کیا وہ بچے کو ڈانٹتا اور اس کے جذبات کو مجروح کرتا ہے، اس کے وقار کو پامال کرتا ہے، یا وہ بچے کے ساتھ احترام سے پیش آتا ہے: میں نے سنا ہے آپ بہت ناراض ہو۔ میں پانچ منٹ کے لیے کچن میں جا رہا ہوں تاکہ آپ خود کو پرسکون کر لو۔ پھر میں اس بات میں دلچسپی رکھوں گا کہ آپ کو کس وجہ سے اس قدر غصہ آیا ہے۔ اس کے بارے میں سوچیں پھر بتائیں۔"

بماری دکھتی رگ

اکثر، بچوں کا رویہ ہماری دکھتی رگ کو چھیڑ دیتا ہے اور ہم گھبراہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہم بچے کو اپنے ردعمل، اپنے جذبات کے لیے مورد الزام ٹھہرانا پسند کرتے ہیں۔ لیکن کیا بچے واقعی ہماری بے اختیاری، غصہ، درد، بے بسی کے احساسات کے ذمہ دار ہیں؟ میں اپنے جذبات کے ساتھ ساتھ، اپنے منہ سے نکلنے والے الفاظ اور اپنے خیالات اور افعال کے لیے بھی مکمل طور پر ذمہ دار ہوں۔

ایسے دن ہوتے ہیں جب ہم بحرانی حالات میں پرسکون طور پر ردعمل دکھاتے ہیں اور دوسرے جب ہم فوراً ہی ہتھے سے اکھڑ جاتے ہیں۔ ہمارا ردعمل کا انحصار خود ہم پر ہے: کیا آج ہماری باس سے لڑائی ہوئی ہے، کیا ہماری نیند خاطر خواہ پوری نہیں ہوئی، یا کوئی اور بات ہمیں پریشان کر رہی ہے؟ ہمارے بچوں کے لیے یہ ایک معمولی بات نہیں ہے کہ وہ ہماری دکھتی رگ سے ہمیں پکڑ لیں، جنہیں ہم اپنے بچپن سے اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں: ہمارا بے وقعتی کا احساس، ہمارا یہ احساس کہ ہمیں سنجیدگی سے نہیں لیا گیا یا ہماری بات نہیں سنی جا رہی ہے۔ یہ تکلیف کا باعث ہے! لیکن بچے اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتے ہیں۔ وہاں ہمیں اپنے احساسات میں سنجیدگی سے لینے اور اپنا خیال رکھنے کی اجازت ہے۔ اس طرح سے ہمارے بچے ہمیں صحیح طور پر بڑھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ ایک تحفہ ہے۔

آئیے اپنے بچے کے ساتھ تعلقات کے معیار کی ذمہ داری اٹھائیں۔

صرف ہم ہی بحیثیت بالغ فرد یہ ذمہ داری اٹھا سکتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ ہمارے پاس اختیار، زندگی کا تجربہ اور قائدانہ کردار ہے۔

متن: ایسٹریڈ ایگر
www.familie.it

www.ekiz-wipptal.at
www.familie.it



Ein Wipptal ohne Grenzen...

Interreg-Rat WIPPTAL